مصنف عبدالکریم مشتاق

مؤلفہ

عبدالکریم مشتاق

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی ناشران وتاجران کتب

بمبئی بازار نزد خوجہ اثناعشری مسجد کھارادر۔ کراچی ۲

بچا جائے۔ محمد بن ادریس الشافعی اپنی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں (رسولِ خدا) ابوبکر، عمر، عثمان اور علی اللہ کے عرش کی داہنی طرف نور کی شکل میں حضرت آدمؑ کی پیدائش سے ایک ہزار سال قبل سے تھے۔ جب آدمؑ پیدا ہوئے تو ہمیں ان کی صلب میں رکھدیا گیا اور ہم اسی طرح اصلاب طاہرہ میں منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ نے مجھے صلب عبداللہ میں۔ ابوبکر کو صلب ابوقحافہ میں عمر کو صلب خطاب میں عثمان کو صلب عفان میں اور علی کو صلب ابوطالب میں منتقل فرمادیا پھر ان کو میرا صحابی مقرر کیا۔ ابوبکر کو صدیق، عمر کو فاروق، عثمان کو ذوالنورین اور علی کو وصی قرار دیا۔ پس جس نے میرے اصحاب کو سب وشتم کیا اس نے مجھے گالی دی جس نے مجھے گالی دی اس نے خدا کو برا کہا اور جس نے خدا کو برا کہا اس کو خداوند تعالیٰ نار جہنم میں منہ کے بل ڈالے گا۔

(ریاض النضرہ امام محب الدین طبری جزء ۱ باب ۲ صفحہ ۳)

اس نام نہاد حدیث کے حرف حرف پر مصنوعیت کی مہر لگی ہوئی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کے حق میں جو حدیث نور مشہور ہے اس کا جواب تراشا گیا ہے حضرت علیؑ کے لئے حدیث نور اس لئے قابل قبول ہے کہ آپ کو مخالفین بھی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کبھی غیر خدا کو سجدہ نہ کیا۔ مگر دیگر بزرگوں کے اجسام پر یہ خلعت فٹ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ

۱۔ عرش الٰہی کے سامنے ہزاروں برس تک طاہر و مطہر رہنے سے اتنی بھی صلاحیت پیدا نہ ہوسکی کہ دنیا میں آکر اصنام



پرستی سے محفوظ رہتے۔ پس یہ ساری عبادت وطہارت اس چالیس سالہ بت پرستی سے بے فائدہ ٹھہرتی ہے۔

ب۔ حضرت آدم سے ایک ہزار برس پہلے پیدا ہونے سے تمام انبیاء پر امتیاز و فوقیت و فضیلت لازم آتی ہے۔ کوئی امت محمدیہ میں ایسا نہ ہوگا جو اس امر کا قائل ہو کہ اصحاب ثلاثہ انبیاء سے افضل تھے۔ نہ ہی ان کے سوانح حیات اس بات کی شہادت فراہم کرتے ہیں۔

(ج) اصحاب ثلاثہ کے والد و آباؤ اجداد متفقہ و مسلمہ طور پر کافر تھے پھر اصلاب طاہرہ کے کیا معنی ہوئے؟ اور ارحام کے تو کیا کہنے ہیں۔ چپ بھلی ہے۔

(د) یہ حدیث صحاح ستہ میں نہیں ہے۔

(۳) علمائے اہل سنۃ والجماعۃ کی بڑی جماعت نے اس حدیث کو جھوٹی ونا موضوع تسلیم کیا ہے۔

مولوی سیف اللہ پانی پتی سیف مسلول میں اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "ایں حدیث ہر چند ضعیف است"، حافظ ابونعیم تاج المحدثین نے امالی میں تسلیم کیا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔ علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال میں اعتراف کیا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔ حافظ علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی اس قسم کی احادیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا راوی المبحی میرے نزدیک ایک آفت ہے۔ بلا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔

**جھوٹ ۲** | حضرت علیؑ کی شان میں حدیث منزلت مشہور